



سوال

(108) ایک شیعہ عالم فرماتے ہیں کہ اہل حدیث لوگ ہمیں بزرگوں کی یادگار بنانے کی بجائے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شیعہ عالم فرماتے ہیں کہ اہل حدیث لوگ ہمیں بزرگوں کی یادگار بنانے پر معترض ہوتے ہیں مگر خود انجبار اہل حدیث پر یادگار مولانا عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں اسکا کیا جواب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مطلق یادگار منع نہیں ہے۔ خلاف شرع اور خود ساختہ اور گناہ کی یادگار قابل مزمت ہے نیک یادگار کو قائم رکھنا یا قائم کرنا جس سے عوام بالخصوص مسلمانوں کو دینی فوائد پہنچتے ہوں اور اس میں کسی شرک و بدعت کا شائبہ نہ ہو تو قابل ثواب ہے جیسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار میں عید الاضحیٰ کی قربانی دی جاتی ہے یا کوئی نیک نیت شخص اپنے کسی مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد، کنواں، مدرسہ، ہسپتال بنوادے لیکن تفسد پرستی پرستی وغیرہ یہ سب شرک و بدعت کے موجبات ہوتے ہیں اس لیے یہ قطعاً ناجائز ہیں۔ ان لوگوں کا بظاہر بہانہ تو یہی ہوتا ہے کہ ہم ان مرحوم بزرگوں یا بزرگوں کے بتوں کو خدا نہیں سمجھتے۔

قُلْ أَشْتَبُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۱۸ یونس

”اے پیغمبر! ان کو جواب دے دو کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات بتلاتے ہو جس کو وہ نہ آسمانوں میں پہچانتا ہے نہ زمین میں وہ ان کے شرک سے پاک اور بہتر ہے۔“

(از مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ: انجبار الحمد جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۱۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 276



محدث فتویٰ